تمام قیمت پیشگی عہ
بمعہ ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؑ | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

مع ضمیمہ درس قرآن مجید | چار روپے پیشگی

(جلد ۱۰) | نمبر ۳۲

مورخہ ۲۱ - شعبان ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۱۷ اگست ۱۹۱۱ء مطابق ۲ بھادوں ۱۹۶۸ بکرمی

بھائیو! اگر قادیاں آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللّٰہ عنہ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت

افطار غروب آفتاب کے تین منٹ اور احتیاطاً ۵ منٹ بعد تک چاہیئے!

اگست ۱۹۱۱ء	رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ	انتہائے وقت سحر گھنٹہ	منٹ	وقت افطار گھنٹہ	منٹ	ستمبر ۱۹۱۱ء	رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ	انتہائے وقت سحر گھنٹہ	منٹ	انتہائے وقت افطار گھنٹہ	منٹ
۲۶	۱	۴	۴۲	۶	۵۸	۱۰	۱۶	۴	۵۶	۶	۴۳
۲۷	۲	۴	۴۳	۶	۵۷	۱۱	۱۷	۴	۵۷	۶	۴۲
۲۸	۳	۴	۴۴	۶	۵۶	۱۲	۱۸	۴	۵۸	۶	۴۱
۲۹	۴	۴	۴۵	۶	۵۵	۱۳	۱۹	۴	۵۹	۶	۴۰
۳۰	۵	۴	۴۶	۶	۵۴	۱۴	۲۰	۴	۶۹	۶	۳۹
۳۱	۶	۴	۴۷	۶	۵۳	۱۵	۲۱	۵	۰	۶	۳۸
یکم ستمبر	۷	۴	۴۸	۶	۵۲	۱۶	۲۲	۵	۱	۶	۳۷
۲	۸	۴	۴۹	۶	۵۱	۱۷	۲۳	۵	۲	۶	۳۶
۳	۹	۴	۵۰	۶	۵۰	۱۸	۲۴	۵	۳	۶	۳۵
۴	۱۰	۴	۵۱	۶	۴۹	۱۹	۲۵	۵	۴	۶	۳۴
۵	۱۱	۴	۵۲	۶	۴۸	۲۰	۲۶	۵	۵	۶	۳۳
۶	۱۲	۴	۵۳	۶	۴۷	۲۱	۲۷	۰	۶	۶	۳۲
۷	۱۳	۴	۵۴	۶	۴۶	۲۲	۲۸	۵	۷	۶	۳۱
۸	۱۴	۴	۵۵	۶	۴۵	۲۳	۲۹	۵	۸	۶	۳۱
۹	۱۵	۴	۵۶	۶	۴۴	۲۴	۳۰	۵	۹	۶	۳۰

عام قاعدہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سورج کے طلوع سے ایک گھنٹہ بیس منٹ پہلے صبح صادق شروع ہوتی ہے:-

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

حُقّہ نوشی کی بے ہودہ اور مضرت رساں رسم کے خلاف مولوی محمد اسمعیل صاحب ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ نے ایک رسالہ تصنیف کیا ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ اگر کسی دوست کے پاس کوئی اور رسالہ اس مضمون پر تماکو نوشی کی تائید میں یا اس کے خلاف ہو وہ مولوی صاحب کو مذکورہ بالا پتہ پر بھیج دے۔ بعد ملاحظہ وہ رسالہ واپس کرنیکا وعدہ کرتے۔

کتب خانہ احمدیہ سیالکوٹ سلسلہ احمدیہ کے متعلق کتب یا رسالہ جات کی فروخت کا موقعہ نکل آیا۔ شیخ حق علی صاحب ساکن محلہ حاجی پورہ نے جو پہلے امرتسر میں پھر پشاور میڈیکل شاپ کے ذریعہ خدمت مخلوق الہی کرتے رہے ہیں۔ اب انہوں نے سیالکوٹ میں ایک دوکان اسی خدمت کیلئے کھولی ہے۔ ان کا منشاء یہ ہے کہ اس خدمت میں احباب سلسلہ احمدیہ کے ہی خادم بنیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ دار الامان جو جو بزرگ اصحاب فروخت کتب کا خیال بیرونجات میں رکھتے ہیں۔ یا ان کو ضرورت احباب سلسلہ میں یا عام طور پر اشاعت فروخت کتب کی ہے۔ تو وہ شیخ صاحب سے خط و کتابت کریں اور ان سے کمیشن کا باہمی فیصلہ کرکے ہر ایک قسم کی کتابیں فروخت کے واسطے اُن کے پاس ارسال کریں۔ وہ خوشی سے اس خدمت کے بجالانے پر تیار ہیں +

حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے رسالہ تاریخ اسلام پر

تاریخ اسلام محنت کیساتھ لکھی گئی ہے اور مصنف نے عمدگی کیساتھ کوشش کی ہے کہ صحابہ رضہ کے اندرونی تعلقات کی خوبی اور پختگی پر روشنی ڈالیں۔ اور آپ نے ثابت کیا ہے کہ خلفاء و دیگر صحابہ رضہ کی نسبت اختلاف رائے صرف نقطہ خیال کے اختلاف کیوجہ سے پیدا ہوا ہے۔ باوجود دلچسپ ہونے کے کتاب کا نفس مضمون تاریخ کی حد سے باہر نہیں نکلا۔ چونکہ صحابہ رضہ کی زندگی ہر زمانہ کے مسلمانوں کے لئے رہنما ہے۔ اس لئے امید ہے کہ تاریخ اسلام کا سلسلہ بہت مفید ہوگا (نور الدین)

نوٹ - ہر ایک رسالہ ۴۸ صفحہ پر مہینہ میں دو بار شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ چار حضرت خلیفۃ المسیح نے خود اس رسالہ کو بخشا ہے۔

ملنے کا پتہ :- غلام قادر فصیح ایڈیٹر تاریخ اسلام

ریویو

محبت رسول حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت رکھنے کے معنے آپ کے اخلاق حسنہ اور درود شریف کے ثواب کا ذکر ہے۔ حجم ۷۶ صفحے قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴ر

مرغوب القلوب شیخ محمد شمس الدین صاحب تبریزی قدس سرہ العزیز کے کلمات طیبات جو تصوف سکھاتے ہیں۔ قیمت ۱ر حجم ۴۴ صفحے +

دس جنتی عشرہ مبشرہ دس جلیل القدر صحابہ رضہ کے مختصر حالات زندگی حجم ۶۴ صفحے۔ قیمت ۲ر

بارہ امام جنہیں اہل تشیع معصوم و امام جانتے ہیں حجم ۶۲ صفحے قیمت ۔ ۔ ۔ ۴ر

پنجتن پاک حضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ جناب فاطمہ زہراء۔ جناب علی۔ جناب حسنین رضہ کے حالات زندگی حجم ۱۰۰ صفحہ قیمت ۵ر

مفصلہ ذیل پانچوں رسالے خوشخط سرکاری کتب کی تقطیع و طرز پر لکھوائی و چھپوائی کے لحاظ سے قابل قدر ہیں۔ اور ایسی کتب کا مطالعہ ایک مومن کیلئے مفید ہے۔ دو تین روائتیں مصنف نے ایسی لکھدی ہیں جنکا ذکر اگر نہ ہوتا تو بہتر تھا۔ احمدی احباب منگوا کر پڑھیں

ملنے کا پتہ :- مولوی علی محمد رام دتہ مل تاجر کتب لوہاری دروازہ لاہور

نامہ نگار فنڈ نامہ نگاروں کے مضامین کی طرف میں پہلے ہی ناظرین کو توجہ دلا چکا ہوں۔ اکثر نامہ نگاروں کے مضامین ایسے عمدہ ہوتے ہیں کہ درج اخبار کرنے سے احمدیہ برادران کو بہت فایدہ ہو سکتا ہے۔ مگر بہ سبب کمی گنجائش وہ مضامین پڑے پڑے پورانے ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے چھپنے کی باری نہیں آتی۔ حالانکہ اڈیٹوریل صفحات ہی اکثر نامہ نگاروں کے واسطے وقف کر دیئے جاتے ہیں۔ لہذا آیندہ کے واسطے یہ تجویز کی گئی ہے کہ نامہ نگارون کے مضامین کے واسطے زاید اوراق لگائے جائیں۔ اور اس کے واسطے علیحدہ فنڈ کھولا جاوے۔ امید

[illegible] اس واسطے [illegible] کے نام وی پی کیا جائیگا۔ جنکی طرف سے قیمت اخبار سال رواں تا حال وصول نہیں ہوئی۔ واضح ہو کہ اخبار کا سال ۳۰۔ اکتوبر کو ختم ہوا کرتا ہے۔ اور یکم نومبر سے نیا سال شروع ہوتا ہے۔ جن صاحبان کا حساب سال کے کسی دوسرے ماہ سے شروع ہوتا ہے۔ مثلاً جولائی یا اگست۔ ان کیطرف سال آیندہ کی پیشگی کی قیمت وصول کیواسطے وی پی کیا جاویگا۔ اخبار کے جاری رکھنے کے واسطے روپیہ کی سخت ضرورت ہے +

خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ یا جوابی لفافہ آنا چاہیئے۔ اور ہر صاحب کو چاہیئے کہ ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کریں۔ اور نیز اپنا نمبر خریداری دیا کریں۔

جلسہ احمدیہ چوہدری غلام احمد صاحب کریام سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں انجمن احمدیہ کا جلسہ بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا۔ ایک شخص دوران جلسہ میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا۔

نماز جنازہ (۱) ملک عادل شاہ صاحب اپنے فرزند محمود احمد مرحوم کیواسطے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں۔ (۲) ڈاکٹر محمد عظیم مرحوم کنٹونمنٹ ہسپتال بریلی بعارضہ بخار تین یوم بیمار رہکر اس دار فانی سے ملک بقا کو کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کون حج کو جانیوالا ہے شیخ میران بخش احمدی صاحب محلہ نلوٹ انبالہ شہر حج پر جانا چاہتے ہیں اور کسی احمدی رفیق راہ کی تلاش میں ہیں اگر کوئی صاحب جانیوالے ہوں تو شیخ صاحب موصوف کیساتھ خط و کتابت کریں۔

ضرورت کمپونڈر ہمارے ایک دوست اطلاع دیتے ہیں کہ ایک جگہ ایک کمپونڈر کی ضرورت ہے درخواستیں معرفت دفتر بدر آویں۔ ہر درخواست کے ساتھ دو آنہ کے ٹکٹ ہونے چاہئیں۔ درخواستیں انگریزی میں۔ نقول سندات ساتھ ہو۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب اضلاع سرحدہ کا دورہ کرتے ہوئے اور بہت سا روپیہ تعمیر فنڈ کیلئے جمع کرتے ہوئے براہ ایبٹ آباد کشمیر کو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور سلامتی و صحت کیساتھ واپس لائے (آمین)

(نوٹ) [illegible] صاحب [illegible] کی صحت [illegible] فوراً اطلاع دیں۔ (ایڈیٹر)

۲۲ جولائی ۱۹۱۱ء فرمایا۔ میں نے حضرت صاحب کے سامنے ایک دفعہ ایک واقعہ عرض کیا۔ کہ ایک شخص نے ایک رئیس کو نصیحت کی کہ شراب نہ پیا کرے۔ رئیس نے کہا جو شراب پیتا ہے اسی کے دروازے پر شراب نہ پینے والے بھیک مانگنے آتے ہیں۔ جس سے وہ نادم ہوا۔

اس وقت حضرت صاحب نے فرمایا کہنے والے نے اخلاص سے نہ کہا ہوگا۔ ورنہ ایسا جواب سنتا۔ اتفاق سے ایک دفعہ مجھے اس شہر میں جانا پڑا۔ مجھے حضرت صاحب کی بات یاد تھی۔ میں نے چاہا کہ محض اللہ کے لئے اس رئیس کو کچھ کہوں۔ چنانچہ میں گیا۔ اور بڑی جراءت سے درشتی کے ساتھ میں نے حق کہا۔ اور وہ مجھے کچھ بھی نہ کہہ سکا۔ بلکہ بڑی عزت کی۔

فرمایا۔ قرآن مجید میں آیا ہے ونحشرھم یوم القیمۃ علی وجوھھم عمیا وبکما وصما اور دوسرے مقام پر یوں بھی فرمایا کہ:۔ (۱) ورا المجرمون النار مجرم لوگ آگ کو دیکھیں گے (۲) سمعوا لھا شھیقا وھی تفور۔ اس کا شور سنیںگے (۳) دعوا ھنالک ثبورا۔ موت کو پکاریں گے۔

ان تین آیات سے ثابت ہے کہ دوزخیوں کے کان۔ آنکھ۔ زبان کام دیں گے۔ پس ان میں توفیق یہ ہے کہ اس پہلی آیت میں جو فرمایا کہ وہ بہرے گونگے۔ اندھے۔ ہوں گے۔ تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ کوئی حجت تو یا اپنی نجات کے لئے پیش نہ کر سکیںگے اور وہ ایسا نظارا نہ دیکھیں گے جو خوش کن ہو۔ اور ایسی بات نہ سنیں گے جو خوشی پہونچائے +

۲۳ جولائی ۱۹۱۱ء فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے ہماری طرف بھی ایک موسیٰ (حضرت سیدنا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام) تسع آیات کے ساتھ بھیجا پس جو اُن کے خلاف کرتا ہے۔ وہ بھی فرعون کی طرح مثبور یعنی رسومات اور عادات میں محبوس ہے۔ شرک مت کر۔ ناجائز روپیہ نہ کماؤ نہ ناجائز

خرچ کرو۔ زنا نہ کرو۔ جھوٹ نہ بولو۔ کسی کو دکھ نہ دو۔ قتل نہ کرو۔ اُلٹ بازی سے نہ چلو کسی کو بجا گالی مت دو۔ مقابلہ کے وقت مت بھاگو۔ بیاج نہ کھاؤ۔

فرمایا۔ غضب۔ رسوم۔ عادات کی پابندی چھوڑ دو۔ حرص میں نہ بڑھو۔ غفلت نہ کرو۔ علم حاصل کرو۔ تو اس پر عمل بھی کرو۔ اپنی جانوں پر رحم کرو۔ آئندہ آنیوالی قومیں تمہارا نمونہ پکڑینگی پس تمہارا فرض نازک ہے۔

۲۴ جولائی ۱۹۱۱ء فرمایا جس چیز کا ایمان ہوتا ہے۔ اس کے مطابق عمل بھی ہوتا ہے کسی کا عقیدہ صحیح ہو اور اعمال صالحہ نہ ہوں یہ غیر ممکن بات ہے۔

خدا نے نجات۔ ایمان۔ اعمال صالحہ اور فضل پر فرمائی ہے۔

(۱) تلکما الجنۃ اورثتموھا بما کنتم تعملون۔
(۲) بشر الذین امنوا وعملوا الصلحت ان لھم جنت
(۳) الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ۔

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے ما لھم بہ من علم فرماکر عیسائیوں کا جو رُعب دنیوی ساز و سامان کے اعتبار سے بڑھ جاتا ہے اتار دیا ہے۔ کیونکہ وہ علم دین سے بالکل جاہل ہیں۔

۲۵ جولائی ۱۹۱۱ء فرمایا۔ مومن کا کام یہ ہے کہ جس مکان جس لباس۔ جس غذا۔ جس صحبت سے غفلت پیدا ہو اُسے چھوڑ دے۔ ہجرت کی اصل یہی ہے۔

فرمایا:۔ ثنوی قوم دو خدا مانتے ہیں۔ ایک یزدان۔ ایک اہرمن۔ مگر اُن سے بڑھکر آریہ مشرک ہیں۔ جو مادہ۔ روح۔ فضا۔ زمانہ۔ خدا کو غیر مخلوق مانتے ہیں۔ عیسائیوں نے تین خدا کہے ہیں۔ ایک اور قوم ہے جو کسی اور کو بھی ویسا ہی علیم و خبیر متصرف مانتے ہیں۔ جیسے خدا کو اوروں کیلئے بھی سجدے اور قربانیاں اور دعائیں کرتے ہیں۔ پھر بدترین شرک ہے اللہ کا ند بنانا۔ ایک طرف سے آواز آرہی ہے حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح۔ دوسری طرف وہ۔ اپنے کاروبار میں منہمک ہیں اپنے احباب

کی مجلس میں سرگرم ہیں۔

فرمایا:۔ اصحاب کہف اُس قوم کا نام ہے۔ ایک تو اُن کا نشان ہے کہ عزیز و حکیم نہ کچھ لکھا ہوتا ہے۔ دوم وہ پہلے ایسے ملک میں ہجرت کر کے گئے۔ جو ایک کنارہ پر ہے۔ اور سورج اس سے ہمیشہ دکن کیطرف رہتا ہے۔

فرمایا:۔ میرا دل چاہتا ہے تمہارے معاملات دنیوی بالکل صاف ہوں۔ اور تم خدا کے حکم کی تعمیل میں چھوٹے سے چھوٹا معاملہ بھی ہو تو اسے لکھ لو۔ فاکتبوہ صغیرا او کبیرا۔

ایک سفر میں چند بھائی میرے ساتھ تھے۔ وہ خرچ کرتے تھے۔ میں نے کہا لکھ لو۔ تو انہوں نے میری تحقیر کی اور کہا ہم بھائی بھائی ہیں۔ تم ہم میں تفرقہ ڈالنا چاہتے ہو۔ آخر ایک موقعہ پر جا کر وہ سخت لڑے۔ تب میری بات کی قدر معلوم ہوئی۔

فرمایا۔ جو تم لوگ یہاں رہتے ہو۔ وہ دوسرے کے لئے نمونہ ہو۔ پس تمہارا یہاں رہنا بڑا خطرناک ہے سنبھل کر رہو۔ اور اپنے تئیں قرآن مجید کے سچے متبع بناؤ۔ اللہ تم کو قرآن پر عمل کی توفیق دے۔

۲۷ جولائی ۱۹۱۱ء فرمایا۔ دکھوں اور مصیبتوں کے وقت تین علاج حضرت حق سبحانہ نے فرمائے ہیں۔ (۱) اللہ کا ذکر کرتے رہنا (۲) اتل ما اوحی الیک من کتٰب ربک قرآن شریف اکثر پڑھتے رہنا۔ (۳) اُن لوگوں کی صحبت میں رہنا جو مستفاد لئے۔ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ غافلوں کی صحبت و تعلق سے کنارہ کشی کرے غافل وہ ہے جو یاد الٰہی نہ کرے اور گری ہوئی خواہشوں کے پیچھے پڑا رہے [illegible]

۲۹ جولائی ۱۹۱۱ء فرمایا۔ اصحاب الکہف کا ذکر [illegible] واضرب لھم مثلا رجلین میں بنی اسرائیل اور بنی اسمٰعیل کا ذکر ہے۔ بنی اسرائیل نبوت۔ سلطنت دونوں باغوں کے مالک تھے (بائیبل میں بھی ایسی تمثیل) بنی اسمٰعیل کو حقارت سے دیکھتے۔ خدا نے نبوت بھی چھین لی۔ اور سلطنت بھی۔ عبرت کا مقام ہے یہود بالشت بھر زمین کے مالک نہیں اور نہ کوئی انکا ناصر۔ ولم تکن لہ فئۃ ینصرونہ من دون اللہ وما کان منتصرا

شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ○

مومنوں کو مژدہ ہو کہ وہ مبارک مہینہ آگیا۔ جس کے برکات کا انتظار گیارہ مہینے سے لگ رہا تھا۔ اس موقعہ پر مفصلہ ذیل تحریر ناظرین بدر کی روحانیت بڑھانے کا موجب ہوگی ٭

واضح ہو کہ روزہ ایمان کا چہارم ہے۔ اس لئے کہ ایک حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَلصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ اور دوسری میں فرمایا اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ اس سے معلوم ہوا کہ روزہ ایمان کے نصف کا نصف ہے۔ یعنے چوتھائی ہے۔ اور چونکہ روزہ کو نسبت خدائے تعالیٰ کیطرف اور سب ارکان اسلام میں سے ہے۔ تو اس خاصیت کے سبب اس کو اوروں پر فوقیت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کا قول اس باب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ سب نیکیاں دس گنے ثواب سے سات سَو گنے تک ہوں گی۔ مگر روزہ رکھنا کہ وہ خاص میرے واسطے ہے۔ اور میں ہی اس کی جزا دونگا۔ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ یعنے صبر والوں کو ثواب ان کا بے حساب ملیگا۔ اور روزہ صبر کا آدھا ہے تو اس صورت میں اس کا ثواب بھی قانون حساب سے باہر ہوگیا۔ اور اس کی فضیلت میں یہی جاننا کافی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّمَا یَذَرُ شَہْوَتَہٗ وَطَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ لِاَجْلِیْ فَالصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ اور فرمایا لِلْجَنَّۃِ بَابٌ یُقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ لَا یَدْخُلُہٗ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ وَھُوَ مَوْعُوْدٌ بِلِقَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ جَزَاءِ صَوْمِہٖ اور فرمایا لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَۃٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَفَرْحَۃٌ عِنْدَ

اور فرمایا ہر چیز کا دروازہ ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے۔ اور فرمایا روزہ دار کا سونا عبادت ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہوتا ہے۔ تو جنت کے دروازے کھلجاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند ہوجاتے ہیں۔ اور شیطان باندھ دیئے جاتے ہیں۔ اور ایک پکارنیوالا پکارتا ہے کہ اے طالب آگے بڑھ اور اے طالب شر بس کر۔ اور وکیع رض اس آیت کی تفسیر میں كُلُوْا وَاشْرَبُوْا ھَنِیْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَۃِ فرماتے ہیں کہ وہ دن روزے کے ہیں۔ اس لئے کہ ان میں کھانا اور پینا چھوڑ رکھا تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے زہد اور روزہ کو مباہات میں یکجا فرمایا ہے۔ اور ارشاد کرتا ہے کہ اے جوان میرے لئے اپنی خواہش چھوڑ نیوالے اور میری رضا میں اپنی جوانی خرچ کرنیوالے تو میرے نزدیک ایسا ہے جیسا کوئی میرا فرشتہ ہو اور روزہ دار کے باب میں فرمایا کہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے فرشتو میرے بندے کو دیکھو کہ اپنی شہوت اور لذت اور کھانا اور پینا میرے سبب سے چھوڑ دیا ہے اور بعضوں نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ کہ ان کا عمل روزہ تھا اس لئے کہ صابروں کے حق میں فرمایا ہے اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صابر کے لئے ثواب اونڈیل کر ڈھیر لگا دیئے جائیں گے کہ وہم و اندازہ میں نہ آ سکیں۔ اور ایسا ہی ہونا شایاں ہے۔ اس لئے کہ روزہ خدائے تعالےٰ کے لئے ہے۔ اور اسکی طرف منسوب ہونے سے اس کو شرف ہے۔ ہر چند ساری عبادتیں اُسی کے لئے ہیں۔ مگر روزے کو ایسا شرف ہے۔ جیسا خانہ کعبہ کو ہے۔ گو زمین بالکل خدائے تعالےٰ کی ہے۔ اور یہ شرف دو وجہ سے ہے۔ اول یہ کہ روزہ رکھنا۔ چند چیزوں سے باز رہنا اور ترک کرنا بعض افعال کا ہے۔ اور یہ امر باطنی ہے اسمیں کوئی عمل

روزہ خدائے تعالےٰ کے دشمن پر دباؤ اور غالب ہونا ہے کیونکہ شیطان ملعون کا وسیلہ شہوات ہیں۔ جو کھانے پینے سے قوی ہوتی ہیں۔ اور اسی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ شیطان آدمی میں خون کے چلنے کی جگہوں میں پھرتا ہے۔ پس اس کی راہوں کو بھوک سے تنگ کرو۔ اور یہیں لحاظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رض کو فرمایا۔ **کہ جنت کے دروازے کھٹکھٹایا کرو** اُنہوں نے عرض کیا کہ کس چیز سے۔ آپ نے فرمایا کہ بھوک سے۔ پس چونکہ روزہ خاصکر شیطان کا بیخکن اور اس کی راہوں کو بند کرنیوالا اور اُس کے راستوں کا تنگ کرنیوالا ہے۔ اس وجہ سے مستحق اسکا ہوا کہ خاص خدائے تعالےٰ کیطرف منسوب ہو کیونکہ دشمن خدا کی بیخکنی میں خدا تعالےٰ کی نصرت ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا بندے کو مدد کرنا اس بات پر موقوف ہے کہ بندہ اس کی نصرت کرے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْكُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ غرض کہ شروع کرنا کوشش کا بندے کی جانب سے ہے۔ اور ہدایت کا عوض دینا اللہ تعالےٰ کیطرف سے چنانچہ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ اور شہوات کے تغیر اُن کو توڑنے سے کرتی۔ اسی لئے کہ شہوات شیطانوں کی چراگاہ ہیں پس جب تک یہ ہری بھری رہیں گی اُن کی آمدورفت موقوف نہ ہوگی۔ اور جب تک آتے جاتے رہینگے تب تک بندے کو اللہ تعالےٰ کا جلال ظاہر نہوگا۔ اور اسکی لقا سے محجوب رہے گا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اگر بنی آدم کے دلوں پر شیاطین دورہ نہ کرتے رہتے تو وہ آسمان کے ملکوت کو دیکھنے لگتے۔ غرضکہ اس جہت سے روزہ عبادت کا دروازہ اور سپر ہوا ہے ٭

اب جاننا چاہیئے کہ روزے کے تین درجے ہیں

گذری - اور خواص کا روزہ یہ ہے کہ آنکھہ زبان ہاتھہ پاؤں اور تمام اعضا کو گناہ سے روکا جائے اور اخص خواص کا روزہ اسطرح ہے۔ کہ دل کو بُری ہمتوں اور دنیوی فکروں سے روزہ رکھا یا جاوے اور سوائے خدا تعالےٰ کے اور چیزوں سے مطلقاً اس کو روک دیا جاوے - اس قسم کا روزہ خدا تعالےٰ اور آخرت کے سوا اور چیزوں میں فکر کرنے سے ٹوٹ جاتا ہے - ہاں جو دنیا کہ دین کے لئے مقصود ہوتی ہے - اس کا فکر اس روزہ کو افطار نہیں کرتا - کیونکہ وہ زاد آخرت ہے - دنیا میں سے نہیں یہانتک کہ اہل دل فرماتے ہیں - کہ جس شخص کی ہمت دن کو اسباب میں مصروف ہو کر افطار کی چیز کی فکر کرنی چاہیئے تو اس پر خطا لکھی جاوے گی - اس وجہ سے کہ خدا تعالےٰ کے فضل پر اعتماد کم کیا - اور اس کے رزق موعودہ پر یقین تھوڑا ہوا اور یہ رتبہ انبیاء اور صدیقین اور مقربین کا ہے - اور ہم اس مرتبے کی تفصیل یعنی تقریر قولی کو طول نہیں دیتے - مگر عمل کی رو سے اسکی تحقیق بتلاتے ہیں - کہ وہ روزہ اس وقت حاصل ہوتا ہے کہ تمام ہمت سے خدا تعالےٰ کی طرف آدمی متوجہ ہو - اور خدا تعالےٰ کے غیر سے منہ پھیر لے - اور اس آیت کا مضمون اس پر چھا جاوے قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ۔ اور خواص کا روزہ یعنی نیک بخت لوگوں کا جو اعضا کو گناہوں سے باز رکھنے سے ہوتا ہے - وہ چھ باتوں سے پورا ہوتا ہے - **اوّل** نظر کا نیچے رکھنا اور جو باتیں بُری اور مکروہ ہیں ان کی طرف ان کو نہ جانے دینا اور جن چیزوں کے دیکھنے سے دل بٹتا ہو اور خدا تعالےٰ کی یاد سے غفلت ہوتی ہو ان سے نظر کو روکنا - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں - کہ نظر کرنا ایک زہر کا بجھا ہوا تیر ہے شیطان کے تیروں میں سے جو کوئی اس کو خدا تعالےٰ کے خوف سے [ترک کر]ے اس کو ایسا ایمان عنایت [فرما]ے گا جسکی حلاوت وہ اپنے دل میں [پا]ے گا - اور حضرت جابر رضؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں - کہ آپ نے فرمایا خَمْسٌ يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْكِذْبُ وَالْغِيْبَةُ وَالنَّمِيْمَةُ وَالْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ وَالنَّظْرَةُ بِشَهْوَةٍ **دوم** زبان کا بند رکھنا بیہودہ بات اور جھوٹ اور غیبت اور چغلی اور فحش اور ظلم اور جھگڑے اور بات کاٹنے سے اور سکوت کو اس پر لازم کرنا اور ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن میں مصروف رکھنا - کہ یہہ زبان کا روزہ ہے - سفیان ثوری رح فرماتے ہیں کہ غیبت روزہ کی مفسد ہے - اور اس روایت کو اُن سے بشیر بن حارث رح نے روایت کیا ہے - اور لیث حضرت مجاہد رضؓ سے راوی ہیں - کہ دو خصلتیں روزہ کی مفسد ہیں - غیبت اور جھوٹ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ روزہ سپر ہے - جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے - تو فحش نہ بکے نہ جہالت کرے اور اگر کوئی اس سے لڑائی کرے یا گالی دے تو چاہیئے کہ کہدے میں روزہ دار ہوں - دو عورتوں نے روزہ رکھا - اور بھوک اور پیاس کی اُن کو آخر روز میں اسقدر شدت کہ قریب ہلاکت ہو گئیں - انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں افطار کی اجازت کے لئے کسی کو بھیجا - آپ نے ان کے پاس ایک پیالہ بھیجا - اور آدمی سے ارشاد فرمایا کہ اُن دونوں کو کہنا کہ جو کچھہ تم نے کھایا ہو اس کو اس پیالہ میں قے کر دو - ایک عورت نے نصف پیالہ خون تازہ اور گوشت تازہ سے بھر دیا - اور دوسری نے بھی یہی چیزیں قے کیں یہانتک کہ پیالہ لبالب ہو گیا - لوگوں نے اس سے تعجب کیا - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں نے جو چیز اللہ تعالےٰ نے حلال کی ہوئی تھی اس سے روزہ رکھا - اور جو ان پر خدا تعالےٰ نے حرام کی تھی اس سے افطار کیا ایک ان میں سے دوسرے کے پاس بیٹھ گئی - اور دونوں نے لوگوں کی غیبت شروع کی - یہ گوشت پیالہ میں وہی ہے جو ان دونوں نے لوگوں کا گوشت کھایا تھا - **سوم** بری بات کے سننے سے کانوں کو باز رکھنا - اس واسطے کہ جن امور کا کہنا حرام ہے - ان کا سننا بھی حرام ہے - اور یہیں جہت خدا تعالےٰ نے سننے والوں اور حرام خواروں کو برابر ذکر فرمایا چنانچہ ارشاد ہے سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ اور فرمایا لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ پس غیبت کو سُن کر خاموش رہنا حرام ہے - اور فرمایا اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اور اسی نظر سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمُغْتَابُ وَالْمُسْتَمِعُ شَرِيْكَانِ فِي الْاِثْمِ **چہارم** ہاتھہ پاؤں اور دوسرے اعضاء کو بُری باتوں سے روکنا اور افطار کے وقت شکم کو شبہات سے باز رکھنا کیونکہ اگر حلال سے دن بھر بند رہے اور حرام پر افطار کیا تو روزہ کچھہ نہ ہوا - اور ایسے روزہ والے کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص ایک محل بنا وے اور ایک شہر کو منہدم کرے - اس لئے کہ حلال کھانے کی کثرت مضر ہوتی ہے اور روزہ اس کی کمی کے لئے ہوتا ہے - اور جو شخص کہ بہت سی دوا کھانیکے ضرر سے ڈر کر زہر کھانا اختیار کرلے وہ بیوقوف ہے - اور حرام کھانا ایک زہر ہے جو دین کو ہلاک کرتا ہے - اور حلال ایک دوا ہے کہ اس کا کمتر کھانا مفید اور زیادہ کھانا مضر ہے اور روزے سے غرض حلال کی کمی کرنا ہے - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صَوْمِهٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ اس میں بعضوں نے یہ کہا ہے - کہ مراد اس شخص سے ہے جو حرام پر افطار کرے اور بعضوں کا یہ قول ہے کہ وہ شخص مراد ہے جو طعام حلال سے رُکا رہے اور افطار لوگوں کے گوشت یعنی غیبت سے کرے جو حرام ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ شخص مقصود ہے جو اپنے اعضا کو گناہوں سے نہ بچاوے **پنجم** یہ کہ افطار کے وقت حلال غذا اتنی نہ کھاوے کہ

کہ پیٹ تن جاوے کیونکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک کوئی ظرف اتنا بڑا نہیں جتنا شکم حلال سے پر ہے اور ایک وجہ یہ ہے کہ روزے سے آدمی شیطان کو کسطرح دبا دیگا اور شہوت کو کیسے توڑے گا۔ جس صورت میں کہ تمام دنیا کی بھوک و پیاس کا تدارک افطار کیوقت کر لیگا۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کھانے کے اقسام روزہ میں زیادہ ہی ہوتے ہیں چنانچہ عادت ٹھہر گئی ہے کہ سب کھانوں کو رمضان کے لئے رکھ چھوڑتے ہیں۔ اور رمضان میں اتنا کھا جاتے ہیں کہ اور دنوں میں کئی مہینے میں بھی نہ کھاویں۔ اور ظاہر ہے کہ روزہ سے مقصود پیٹ کا خالی رکھنا اور خواہش کا توڑنا ہے بایں غرض کہ نفس تقویٰ پر قوی ہو جاوے اور جس صورت میں کہ صبح سے شام تک تو معدہ کو ٹالا یہانتک کہ اس کی خواہش جوش میں آئی۔ اور رغبت قوی ہوئی پھر لذیذ چیزیں کھائیں۔ اور خوب سیر کر دیا تو صاف بات ہے کہ اسکی لذت اور قوت دوبالا ہوگی اور وہ خواہشیں ابھریں گی کہ اگر بالفرض بے روزہ رہتا۔ تو نہ ابھرتیں۔ غرضکہ روزہ کی روح اور اصل یہ ہے کہ جو قوتیں کہ برائیوں کیطرف کھینچنے کے وسیلے اور شیطان کے داؤ ہیں وہ ضعیف ہو جاویں۔ اور یہ بات بدوں کم کھانیکے میسر نہیں ہوتی یعنے اتنی ہی غذا کھاوے جتنی بدوں روزہ رکھنے کے ہر شب میں معمول تھا۔ اور جس صورت میں کہ دوپہر کی غذا اور شب کی غذا کو ایک ساتھ کھا لیا۔ تو روزہ سے فائدہ نہ ہوگا۔ بلکہ مستحب یہ ہے کہ دن کو بہت نہ سووے تاکہ بھوک اور پیاس کو معلوم کرے اور قوتوں کے ضعیف ہونے پر آگاہ ہو۔ اور کچھ ایک ضعف رات کو بھی بنا رہے تاکہ تہجد اور وظائف پر آسانی ہو اور کیا عجب ہے کہ اس صورت میں شیطان اس کے دل کے گرد نہ پھٹکے اور وہ آسمان کے ملکوت دیکھ لے۔ اور شب قدر اسی رات کا نام ہے جس میں کچھ ملکوت آدمی پر منکشف ہوں۔ اور خدا تعالےٰ کے قول سے بھی یہی مراد ہے کہ فرمایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اور جو شخص اپنے دل اور سینے کے درمیان غذا کی آڑ کرے گا۔ وہ اس سیر ملکوت سے محجوب رہیگا اور جو آدمی اپنا معدہ خالی رکھیگا اس کو بھی حجاب دور ہونے کے لئے اسی قدر کافی نہیں۔ جب تک کہ اپنی ہمت کو غیر اللہ سے خالی نہ کرے کہ تمام پایا یہی ہے۔ اور اس سب کی ابتدا کم کھانا ہے +

ششم۔ یہ کہ بعد افطار کے دل خوف ورجا سے وابستہ اور متردد رہے معلوم نہیں کہ اس کا روزہ مقبول ہو کر مقربین کے زمرہ میں اس کا شمار ہوا یا روزہ نامنظور ہوا اور خفگی کے مستحقوں میں منصور ہوا۔ اور ہر عبادت کے فارغ ہونے پر اسی طرحکا حال ہونا چاہیئے چنانچہ حضرت حسن بصری رح سے مروی ہے۔ کہ عید کے روز اُن کا گذر کسی قوم پر ہوا۔ جو ہنس رہی تھی آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے رمضان کے مہینے کو اپنی مخلوقات کے لئے دوڑنے کا میدان مقرر فرمایا ہے کہ سب آدمی اس کی اطاعت کیلئے اس کے اندر دوڑیں تو کچھ لوگ تو آگے بڑھ کر اپنے مطلب کو پہونچ گئے اور کچھ پیچھے رہ کر ناامید ہوئے۔ پس جس روز میں کہ جلدی کرنے والے اپنے مطلوب کو پہونچے اور باطل والے محروم رہے۔ اوس روز میں ہنسی اور کھیل کرنے والے سے بڑا تعجب ہے۔ بخدا اگر حقیقت حال واضح کر دیجاوے۔ تو مقبول آدمی کو اتنا سرور ہو کہ اس کو کھیل سے باز رکھے۔ اور نامنظور کو اتنا غم ہو کہ اس کو ہنسی سے روک دے۔ اور احنف بن قیس سے کسی نے کہا کہ تم بوڑھے بزرگ شخص ہو اور روزہ تمکو ضعیف کر دیتا ہے بہتر ہے۔ کہ اس کے لئے کوئی اور سبیل کرو فرمایا کہ میں روزہ کو ایک بڑے لمبے سفر کے لئے تیار کرتا ہوں۔ اور خدا تعالےٰ کی طاعت پر صبر کرنا اس کے عذاب پر صبر کرنے کی نسبت کہ بہت آسان ہے۔ بالجملہ روزہ میں چھ باتیں باطنی یہ تھیں جو مذکور ہوئیں۔ اب اگر یہ کہو جو شخص شکم اور شرمگاہ کی شہوت سے باز رہنے پر کفایت کرتا ہے۔ اور ان باتوں کو بجا نہیں لاتا تو فقہا یہ کہتے ہیں کہ اس کا روزہ درست ہے پس اس کے کیا معنے ہیں کہ فقہا تو درست بتا دیں۔ اور تم صحیح نہیں بتاتے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ظاہر کے فقہا ظاہر کی شرطوں کا اثبات ایسی دلیلوں سے کرتے ہیں۔ جو باطنی شرطوں میں ہماری بیان کی ہوئی دلیلوں سے نہایت ضعیف ہیں خصوصاً غیبت وغیرہ کے باب میں مگر چونکہ فقہائے ظاہری حکم ایسی ہی چیز پر لگاتے ہیں جسمیں غافل اور دنیا کے متوجہ لوگ بھی داخل ہو سکیں اسلئے ان کو شروط ظاہری کے موجب صحیح کہنا

ہیں جو مطلوب حق ہے یعنے بھوک اور پیاس وغیرہ کا نہ ہونا اس کو اپنی عادت کریں۔ اور شہوات سے رکنے میں حتے الوسع فرشتوں کی اقتدا کریں۔ کہ وہ شہوات سے پاک ہیں اور انسان کا مرتبہ چوپاؤں کے مرتبہ سے تو اوپر ہے اس لئے کہ نور عقل سے اپنی شہوات کے توڑنے پر قادر ہے اور فرشتوں کے مرتبہ سے نیچے ہے۔ بایں وجہ کہ اس پر شہوات غالب ہیں اور ان کے دبانے میں مبتلا کیا گیا ہے۔ اسی لئے جب کبھی یہ شہوات میں ڈوبتا ہے تو اسفل السافلین میں اتر جاتا ہے اور بہائم کے زمرہ میں لاحق ہو جاتا ہے۔ اور جس وقت کہ شہوات کو اکھاڑتا ہے تو اعلے علیین کی طرف ابھر کر فرشتوں کے کنارہ سے جا لگتا ہے۔ اور فرشتے اللہ تعالےٰ کے نزدیک ہیں اور جو کوئی انکا اقتدا کرتا ہے۔ اور اُن کی سی عادتیں اختیار کرتا ہے۔ وہ بھی ان کیطرح خدائے تعالےٰ سے قریب ہو جاتا ہے۔ کہ قریب کا ہمشکل بھی قریب ہی ہو جاتا ہے۔ اور یہ قرب مکان اور فاصلہ کے اعتبار سے نہیں بلکہ صفات کے لحاظ سے ہے۔ پس جبکہ روزہ کی اصل ارباب عقل اور اہل دل کے نزدیک یہ ٹھہری تو ایک غذا کے دیر کر دینے اور شام کو دونوں کو ایک ساتھ کھا لینے اور دن بھر اور شہوات میں ڈوبے رہنے سے کونسا فائدہ ہے اور اگر اس جیسے روزہ سے بھی فائدہ ہوتا تو اس حدیث شریف کے کیا معنے ہیں کہ کَمْ مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ صَوْمِهٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ۔ اور اسی وجہ سے حضرت ابو درداء رضی نے فرمایا ہے کہ دانا آدمیوں کا سونا اور افطار کرنا کیا خوب ہے بیوقوفوں کے روزے اور بیداری کو کیسا بُرا جانتے ہیں۔ اہل یقین و تقویٰ کا ایک ذرہ مغالطہ والوں کی پہاڑوں کے برابر عبادت سے افضل اور غالب ہے اور اسی وجہ

لائیٹ

کھاتے پیتے ہیں۔ اور روزہ دار ... ہمرے ... دہ لوگ ہیں کہ بھوکے پیاسے تو رہتے ہیں۔ مگر اپنے اعضا کو مقید نہیں رکھتے۔ اور روزہ کے معنے اور اس کی اصل کے سمجھنے سے یہ معلوم ہوگیا۔ کہ جو کوئی کہانے اور صحبت سے تو بچا رہا اور گناہوں کے ارتکاب سے روزہ کو افطار کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی وضو میں اپنے کسی عضو پر تین بار مسح کرے کہ ظاہر میں تو تین بار ہوگیا۔ مگر اصل مقصود جو ہونا تھا۔ وہ چھوڑ دیا۔ تو اس کی نماز بباعث اس کی جہالت کے اسی پر واپس کی جاوے گی۔ اور جو شخص کہ کہانے پینے افطار کرے اور اپنے اعضاء کو برائیوں سے باز رکھے۔ تو اس کی مثال ایسی ہے کہ وضو میں کوئی اپنے اعضا کو ایک ایک بار دھووے تو اس کی نماز انشاء اللہ مقبول ہوگی اس لئے اصل فرض کو ادا کیا گو فضیلت کا تارک ہوا۔ اور جو شخص کہانے پینے سے روزہ رکھے اور اعضاء سے روزہ رکھے یعنے ان کو برائیوں سے روکے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ اپنے ہر ایک عضو کو تین بار دھووے تو یہ شخص اصل اور فضیلت دونوں کا جامع ہوگا۔ جو مرتبۂ کمال ہے۔ اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ الصَّوْمَ اَمَانَۃٌ فَلْیَحْفَظْ اَحَدُکُمْ اَمَانَتَہٗ

اور جب کہ آپ نے یہ آیت پڑہی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا تو اپنے دست مبارک کو اپنے کان اور آنکھ پر رکھکر ارشاد فرمایا۔ کہ کان سے سننا اور آنکھ سے دیکھنا امانت ہے اور اگر سننا دیکھنا روزہ کی امانتوں میں سے نہ ہوتا۔ تو آپ یہ ارشاد نہ فرماتے کہ اگر کوئی لڑائی کرے تو کہدو کہ میں روزہ دار ہوں۔ یعنے میں نے اپنی زبان کو امانت رکھا ہے۔ میں اس کی حفاظت کرتا ہوں۔ تیرے جواب دینے میں اس کو کیسے چھوڑ دوں۔

اور جبکہ معلوم ہوا۔ کہ ہر ایک عبادت کیلئے ایک ظاہر اور ایک باطن اور ایک پوست ہے اور ایک مغز اور اس کے پوست کے بہت سے درجے ہیں اور ہر درجے کے بہت سے طبقات ہیں۔ کہ اب تم کو اختیار ہے چاہو مغز کو چھوڑ کر پوست پر قناعت کرو۔ یا زمرہ اہل خرد میں داخل ہونا پسند کرو۔

اس شریعت کو بدلو

بائبل کے پڑہنے والوں پر ظاہر ہے۔ کہ بائبل کے دو حصے ہیں۔ ایک پورانا عہد نامہ کہلاتا ہے۔ اور دوسرا نیا عہد نامہ پورانا عہد نامہ وہ ہے۔ جس میں حضرت موسےٰ پر اُتری ہوئی شریعت اور دیگر انبیاء کے صحف اور یہودیوں کی تاریخی کتب شامل ہیں۔ نیا عہد نامہ اُسے کہا جاتا ہے۔ جن میں یسوع کے حالات چند آدمیوں کے لکھے ہوئے اور یسوع کے حواریوں اور غیر حواریوں کے چند خطوط درج ہیں۔ اس قابل قدر مجموعہ میں سب سے زیادہ قابل توجہ موسیٰ کی شریعت ہے۔ اور سب سے اول شمار ہونی چاہیئے اور غیر حواری پولوس کے نام کے خطوط ہیں جو سب سے آخر رہنے چاہئیں۔ موسیٰ خدا کا نبی شریعت کا لانیوالا ہے۔ اور پولوس جو نبی چہوڑ حواری بھی نہ تھا۔ بلکہ یسوع کی زندگی بھر جیسا کہ موجودہ اناجیل سے ظاہر ہے اس کا جانی دشمن رہا۔ اس شریعت کو منسوخ کرنیوالا ہے۔ میں جب کبھی سلسلہ احمدیہ کے آیندہ پر غور کرتا ہوں اور بلحاظ مماثلت مسیحیت پورانی تاریخ کو آنے والے زمانہ کے صفحات میں پڑہنا چاہتا ہوں۔ تو پولوس کا خیال میرے دل میں زلزلہ ڈال دیتا ہے۔ کہ ... کہ اس قوم میں بھی ایسا شخص پیدا ہو جو شریعت محمدی کو غیر ضروری قرار دے۔ اور صرف مرزا صاحب پر ایمان لانے میں نجات کی بنیاد رکھے۔ ہاں حضرت مرحوم مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اشعار ضرور تشفی دیتے ہیں۔ کہ وہ فتن جو مسیح اور اس کی جماعت پر پڑے تھے۔ اُن سے خدا ہم کو بچالے گا۔

اور وہ یہ ہیں:-

> بخبر کیا جانے کہ دلبر سے ہمیں کیا جوڑ ہے
> وہ ہمارا ہوگیا اس کے ہوئے ہم جاں نثار
> میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
> نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار
> اک شجر ہوں جسکو داودی صفت کے پہل لگے
> میں ہوا داوٗد اور جالوت ہے میرا شکار
> پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
> گر نہ ہوتا نام احمدؐ جس پہ میرا سب مدار

ہمارا مسیح صرف مسیح ہی نہیں۔ بلکہ وہ احمدؐ بھی ہے

اور محمدؐ بھی ہے۔ اور ہم اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے امید واثق رکھتے ہیں۔ کہ پولوس سافتنہ پرداز کوئی ہم میں نہوگا۔ ہاں خدا تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق خدا تعالےٰ کے نبی اور رسول آیا کریں گے۔ جو ضرورت زمانہ کے مطابق خدا تعالےٰ کے احکام سناتے رہینگے۔ اور ہم نہیں سمجھ سکتے کہ کیا ہی شان ہوگی۔ اس نبی اللہ کی جسکے متعلق وحی الٰہی نے خبر دی ہے کہ کَاَنَّ اللّٰہُ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ گویا خدا آسمان سے اترا ہے۔ الہامی پیشگوئیوں کی صحیح حقیقت اپنے وقت پر ہی جاکر کھلتی ہے پہلے سے انسان کیا قیاس کر سکتا ہے۔

غرض پولوس نے جسکو خواہ مخواہ رسول کا لقب دیا گیا تہا شریعت کی بالکل صفائی کر دی تھی اور اعتقادی اور عملی رنگ میں یسوعی دنیا کسی شریعت کی پابند نہیں۔ تاہم دس احکام موسیٰ جو الواح پر اترے تھے۔ اُن کو اب تک یسوعی لوگ اپنی کتابوں میں لکھتے اور یاد کرتے چلے آتے ہیں۔ لیکن اب جیسا کہ رسالہ کریسچن بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء مطبوعہ شہر ڈلونڈ اطلاع دیتا ہے۔ کہ پادریوں کی ایک انجمن میں پادری صاحب نے دس احکام کی ترمیم کا ایک رزولیوشن پیش کیا ہے۔ جسکے جواب میں ایک رومی پادری کارڈینل گبنس صاحب نے سختی سے جواب دیا ہے کہ یہ کفر ہے کہ خدا کے کلام میں ہم کچھ تبدیلی کریں۔ رسالہ کریسچن کا اڈیٹر اس پر نوٹ چڑہاتا ہے کہ گبنس صاحب خفا کیوں ہوتے ہیں۔ دس احکام موسوی کے عوض میں تو خداوند یسوع نے خود ترمیم کرکے صرف دو احکام مقرر کر دیئے ہوئے ہیں۔ کہ خدا سے محبت کر اور پڑوسی سے اور بس۔ بائبل تو خود ہی اپنی حالت پر قایم نہیں رہی۔ اور اس میں بہت کچھ کمی بیشی ہو گئی ہے۔ لیکن اب رہی سہی عبارات کی ترمیم تحریف یسوعی محققین کرنے لگے ہیں۔ خدا ہی خیر کرے رسالہ مذکور کا ایڈیٹر اس پر لکھتا ہے۔ کہ خداوند یسوع مر گیا ہے۔ اگر وہ زندہ ہے تو کیوں نہ براہ راست اس سے دریافت کیا جائے کہ ان احکام میں کہاں تک تبدیلی جائز ہے اس زمانہ میں یسوع کی زندگی کا ثبوت دینے کیواسطے ایک بیچارے ڈوئی صاحب اُٹھے تھے۔ اور مدعی ہوئے تھے۔ کہ یسوع زندہ ہے اور مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے سو وہ اسلامی نبی کے مقابلہ میں نہ صرف خود ہی ہلاک ہوگئے۔ بلکہ اپنے الہام کنندہ کی وفات کا بھی ثبوت دے گئے۔

نماز جنازہ:- برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میری والدہ محترمہ نے گذشتہ پنجشنبہ کو رحلت فرمایا۔ مرحومہ احمدی تہیں سب بہائیوں سے درخواست ہے کہ مرحومہ کا جنازہ پڑہکر مجھے ممنون فرمائیں

شیخ غلام احمد صاحب

وزیچہ سے واپس خیگا ٹیگیل سے ہوکر چکوال گئے ہیں۔ وہاں سے گوجرخان۔ مسہ کوال۔ جہلم ہوتے ہوئے امید ہے کہ ۲۳۔ اگست تک قادیان پہونچ جائیں گے

کُنجاہ شیخ نورالدین صاحب کنجاہی کی درخواست ہے کہ ان کے فرزند ارجمند عزیز القدر محمد نواب الدین پاس یافتہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کی تقریب پر چند آدمی یہاں سے بھیجے جائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے عاجز راقم (محمد صادق ایڈیٹر بدر) اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو حکم دیا ہے کہ کنجاہ جائیں۔ تاریخ شادی اس ماہ کے آخر میں ہے۔ راستہ میں بھی بعض ضروری کاموں کیواسطے عاجز کو چند روز ٹھہرنا پڑے گا +

مدینۃ المسیح حضرت امیرالمومنین کی صحت بفضل اللہ المتعال اچھی ہے۔ صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب شملہ لکچر دینے کیلئے تشریف لے جانے والے ہیں۔ گرمی سخت پڑ رہی ہے خدا کی رحمت کے نزول کا انتظار ہے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ومدرسہ احمدیہ ۱۵۔ اگست ۱۹۱۱ء سے بہ تقریب تعطیلات موسم گرما ۳۰ ستمبر تک بند ہو گئے ہیں طلباء ۱۶۔ اگست کی صبح کو یہاں سے اپنے اپنے وطنوں کو چلے گئے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں بخیر عافیت رکھے اور سلامتی کیساتھ واپس لائے۔ ایام رخصت میں اپنے والدین اور اقرباء کیواسطے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہوں اور یہاں کی تربیت کا نیک نمونہ اپنے وطن کے سامنے پیش کریں۔

اطلاع لیکچر کفارہ ایک ہزار مفت تقسیم ہوچکا اب ۲ر قیمت پر جو صاحب چاہیں منگوالیں۔

کتاب الصیام مفصلہ ذیل مضامین کا جامع رسالہ مصنفہ قاضی اکمل صاحب۔ وجہ تسمیہ رمضان کا روزہ رکھنے کا مقصد۔ دوسرے فوائد۔ ماہ رمضان کے تقرر کی حکمت۔ روزہ کب رکھنا چاہیئے۔ رمضان کیسا مبارک مہینہ۔ روزہ رکھنے والے کا درجہ۔ روزہ کے لئے نیت ضروری روزہ کی حالت میں کن باتوں کا لحاظ ضروری ہے روزہ رکھنے کا وقت۔ کن حالتوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ روزہ کے نواقض۔ ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کس وقت روزہ کہولنا چاہیئے۔ روزہ کہولنے وقت کیا دعا پڑہیں۔ مقام رمضان۔ اعتکاف۔ عیدالفطر۔ امام کے متعلق طریق نماز عید۔ صدقۃ الفطر کس پر ہے اور کتنا۔ مدلل بآیات وحدیث قیمت صرف ار

ضرورت نکاح

ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۱۲ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکی ضلع گوجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں۔ اور جنکی علاوہ زمینداری آمد کے ایس روپیہ ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں ۲ ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی۔

۳ - ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گوجرات کا باشندہ ہے عمر ۲۰ سال تنخواہ سترہ روپیہ ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ حصار سے خط وکتابت کریں

۴ - ہمارا ایک بھائی جو خدا کے فضل سے نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۸ سال۔ خواندہ اصل وطن چکوال ضلع جہلم۔ اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے مفصلہ ذیل پتہ پر خط وکتابت ہو۔ ۶۸

(محمد امین نقشبندی کریم کالج سٹریٹ کلکتہ)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا۔ یہاں وہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۱۲ر محصولڈاک ۲ تک ۵ر

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے۔ اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی ہے۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کم ہونا وغیرہ پیٹ کی علامت جلد دور ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ۲ تک ۵ر

(ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ)

مُفرّح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیرالمؤمنین اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ یہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت ۱۲ر نقد یا بذریعہ قیمت طلب پارسل ملسکتی ہے۔

رسید نذر

۹- جون ۱۹۱۱ء

محمد شریف صاحب ۱۵۵۱ ۲۵ ع۱ر غوث محمد صاحب ۲۵۱۰ عصر
رئیس الدین احمد ۱۳۵۲ للعہ محمد یوسف صاحب ۲۷۵۹ ع۱ر

۱۰-۱۲- جون ۱۹۱۱ء

علی احمد صاحب ۱۵۹۱ ع عمرالدین صاحب ۹۳۰ ے
میر مراد علی صاحب ۱۰۵۵ للعہ عبدالرحمٰن صاحب ۲۴۳۰ للعہ

مورخہ ۱۳ جون ۱۹۱۱ء

عطار محمد صاحب ۲۷۴۷ ع۱ر

۱۴-۱۶- جون ۱۹۱۱ء

عمرالدین صاحب ۶۴۵ ع۱ر لعل شاہ برق ۷۷۶ عصر
عبدالرحمان صاحب ۵۹۳ للعہ شمس الدین صاحب ۲۰۹۳ ع

۱۷-۱۸- جون ۱۹۱۱ء

شیخ تیمور صاحب ۱۲۰۱ ے حسن محمد صاحب ۱۱۹۸ ع۱ر

۱۹-۲۰- جون ۱۹۱۱ء

محمد عمر صاحب ۱۲۹۷ للعہ برکت علی صاحب ۲۷۰۰ للعہ

۲۳-۲۴ جون ۱۹۱۱ء

عبدالکریم صاحب ۲۷۷۳ ع۱ر رحمت اللہ بیگ ۱۸۷۴ ع
اللہ دتا صاحب ۲۷۵۳ للعہ

یکم جولائی ۱۹۱۱ء

عالمگیر خان ۱۳۵۹ عصر سید منظور علی صاحب ۲۲۷۳ عار
فضل احمد صاحب ۱۰۹۲ عصر

BADR - QADIAN

عام قیمت پیشگی عا/ ۲٫۸
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

النبی اللہ
ضمیمہ درس قرآن مجید

فیدہ مرزا غلام احمدؑ
Reg. No. L.
CCLXXXVIII

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سرایں صد

جلد ۱

مؤرخہ ۲۸ شعبان ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ اگست ۱۹۱۱ء مطابق ۹ بھادوں ۱۹۶۸

نمبر ۴۴

بھائیو! گر قادیاں آوگے تم
ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ
نور دین مصطفےٰ پاؤگے تم

رمضان شریف میں اخبار نہیں نکلیگا
بہ سبب بعض وجوہات کے جنکے اظہار کی سردست ضرورت نہیں اخبار بدر ماہ رمضان میں نہیں چھپ سکیگا۔ اگلا پرچہ ۵ اکتوبر ۱۹۱۱ء کو انشاء اللہ تعالےٰ شائع ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح
کی صحت بفضلہ تعالےٰ روز بروز ترقی پر ہے۔ ہر صبح قرآن شریف کا درس دیتے ہیں۔ مگر ہنوز بہ سبب ضعف تحریر اور مطالعہ کا کام بہت کم کرسکتے ہیں۔

رخصت جمعہ
کے میموریل کے متعلق ہر جگہ کی اسلامی انجمنیں اور اخبارات تائید کر رہے ہیں۔ مگر یہ کام آل انڈیا مسلم لیگ کرے گی۔

امرتسر
امرتسر میں جناب خواجہ صاحب کے دو لیکچر باوجود غیر احمدیوں کی مخالفت کے بہت کامیابی کے ساتھ ہوئے۔ افسوس ہے کہ ہمیں جو دشمن ملے وہ بھی نادان دشمن ہیں۔ خواجہ صاحب کے کئی لیکچر سن چکے ہیں۔ اور دیکھ چکے ہیں کہ اسلام کی تائید میں اُن سے بہتر بولنے والا ان میں کوئی نہیں۔ پھر ان کے لیکچر تائید اسلام میں حارج ہوتے ہیں۔ اور دعوےٰ کرتے ہیں کہ ہم اہل اسلام ہیں۔ انصاف!!!

اڈیٹر
جیسا کہ پہلے اطلاع دیجا چکی ہے۔ مفتی محمد صادق صاحب سفر کنجاہ میں ہیں۔

جواب خط جو صاحب چاہتے ہیں۔ وہ واپسی کارڈ یا واپسی لفافہ بھیجا کریں۔

رسالہ کفارہ
جو مفت تقسیم کرنیکے واسطے ایک ہزار چھاپا گیا تھا سب تقسیم ہوچکا ہے۔ اب پہلے اڈیشن کے چند نسخے برائے فروخت موجود ہیں۔ جن صاحبان کو مطلوب ہوں منگوا سکتے ہیں۔ قیمت ۲ر فی نسخہ

بدر بک ڈپو
پچھلا حساب پڑتال کرنیکی خاطر ایک ماہ بند رہے گا۔ اس واسطے کتابوں کے آرڈر کی تعمیل نہ ہوسکے گی۔

ثنائی ہرزہ درائی
اس رسالہ میں اہلحدیث کے اس کورس کو دکھایا گیا ہے۔ جو انہوں نے باایں ہمہ ادعائے اتباع سنت اس زمانہ کے برگزیدہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ اور اس کی پاک جماعت کی شان میں بطور نصاب تعلیم تیار کیا ہے۔ میر قاسم علی صاحب کو خدا جزائے خیر بخشے۔ جو بات کہتے ہیں۔ ان خود جو کی تحریر سے اس پر دلیل بھی لاتے ہیں۔ وہ دلیل ایسے کھلے الفاظ میں دی ہے کہ سوائے تسلیم کے چارہ نہیں رہتا۔ اس رسالہ کے مطالعہ سے یہ بھی واضح ہوجائیگی کہ میر صاحب جو بظاہر سختی کرتے ہیں وہ

کلوخ انداز را پاداش سنگ است۔

کے اصل پر ہے۔ اور قرآن مجید کی آیت فمن اعتدیٰ علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدیٰ علیکم اور حضرت اقدس کے اس شعر کی تصدیق ہے ؎

یہ گماں مت کر کہ تیری بدزبانی ہے نکاف
قرض ہے واپس ملیگا تجھ کو یہ سارا اُدھار

حجم ۲۰ صفحہ لکھوائی چھپوائی عمدہ قیمت صرف ۲ر
ایم۔ قاسم علی ایڈیٹر الحق۔ [illegible] سے طلب کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا عقیدہ

ما مسلمانیم از فضل خدا!
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا!
اندریں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

دستور العمل
عام قیمت پیشگی سالانہ بغیر ضمیمہ عا/ معہ ضمیمہ درس قرآن مجید للعہ۔ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار نہیں جاری ہوسکتا خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب معذور۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جادیگی علیحدہ رسید نہ دیجادیگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر چار ہفتہ تک رسید زر نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے (تمام ترسیل بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے)

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

سکتا رگھ
اگر میری مدد کے حیلہ
ہیں ان کی مدد پر تھو کتا بھی نہیں - امر محالفہ
ہیں تو وہ خدا سے جاکر کہیں جسنے مجھے خلیفہ بنایا - میں
میرا صدیق اکبر کی نسبت یہی عقیدہ ہے - کہ سقیفہ بنی
ساعدہ نے خلیفہ نہیں بنایا - نہ اس وقت جب ممبر پر لوگوں
نے بیعت کی نہ اجماع نے ان کو خلیفہ بنایا - بلکہ خدا نے
بنایا - خدا نے چار جگہ قرآن میں خلافت کا ذکر کیا ہے
اور چاروں بار اپنی طرف اس کی نسبت کی ہے - حضرت
آدم کے بارے میں فرمایا انی جاعل فی الارض
خلیفہ پھر حضرت داؤد کی نسبت ارشاد کیا یاداود
انا جعلنٰک خلیفۃ فی الارض - پھر صحابہ کرام کے
لئے فرمایا لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین
من قبلھم - اور پھر سب کے لئے فرمایا فجعلنکم خلائف
فی الارض - پس میں بھی خلیفہ ہوا - تو مجھے خدا نے
بنایا - اور اللہ کے فضل ہی سے ہوا - جو کچھ ہوا اور
اسکی طاقت بغیر انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا - دیکھو!
میرا یہ زخم ناسور کی صورت اختیار کر گیا ہے - دس
ڈاکٹروں نے اس پر زور مارا مگر کچھ بھی نہ کر سکے میں نے
خود خطرناک سے خطرناک ناسوروں کا علاج صرف
دوائی کھلا کر کیا ہے - اور مجھے پورا یقین تھا - کہ ناسور
اچھا ہو سکتا ہے - ہاں وہ ناسور وقت طلب ہے
جو مقعد کے قریب ہو - یہ سب کچھ اس لئے ہوا -
تا تم جانو! - کہ اللہ کے اختیار میں ہے - تمہیں چاہیئے
دنیا کماتے - آپ کھاتے - بیوی بچوں کو کھلاتے
اس سے بچتا تو دوسرے کے نفع اور مخلوق کی شفقت
پر خرچ کرتے - پھر اس سے وقت بچے تو الحمد پڑھو
لا حول پڑھو - استغفار کرو - درود پڑھو - لا الہ الا اللہ کا
ذکر کرو - تمہارے پاس ان لغو کاموں اور باتوں کے
لئے وقت کہاں سے آگیا - اپنے اخلاق کی کمزوریوں
کی اصلاح کرو - گندی گالیاں تمہارے منہ سے نہ
نکلیں - تم میں طمع و حرص نہ ہو - تجارت میں حساب
و کتاب رکھو - ملازمت میں فرض منصبی کو ایمانداری
سے ادا کرو -
ایک اور بحث بھی ہے - کہ مسیح بے باپ تھا -

میں ہزار
نہیں اس بات
ممبروں کے ماباپوں اور
تصحیح کرتے پھریں - یہ باتیں
روحانیت میں داخل نہیں - ہم نے آج جو
بہا یا وہ درد دل سے سمجھایا ہے - اللہ تعالیٰ
ہی سمجھ دے - اُسی کے قبضہ میں سب کے دل ہیں -
تم شکر کرو - کہ ایک شخص کے ذریعہ تمہاری جماعت کا
شیرازہ قایم ہے - اتفاق بڑی نعمت ہے - اور یہ
مشکل سے حاصل ہوتا ہے - یہ خدا کا فضل ہے کہ
تم کو ایسا شخص دیدیا - جو شیرازہ وحدت قایم رکھے
جاتا ہے وہ نہ تو جوان ہے اور نہ اس کے علوم میں
اتنی وسعت جتنی اس زمانہ میں چاہیئے - لیکن خدا
نے تو موسیٰ کے عصا سے جو بیجان لکڑی تھی اتنا بڑا کام
لے لیا تھا - کہ فرعونیت کا قلع قمع ہو گیا - اور میں تو
اللہ کے فضل سے انسان ہوں - پس کیا عجب ہے کہ
خدا مجھ سے یہ کام لے لے - تم اختلافات اور تفرقہ
اندازی سے بچو نکتہ چینی میں سے حد سے بڑھ جانا
بڑا خطرناک ہے - اللہ سے ڈرو - اللہ کی توفیق سے
سب کچھ ہوگا -

۶ - اگست سنہ ۱۹۱۱ء

فرمایا: - حضرت ابراہیم خدا کے بڑے پیارے
بندوں میں تھے - اور اپنی ذات میں کمالات کے جامع
تھے - ہمیں تو ان کے والد کا نام بھی کسی صحیح روایت
سے معلوم نہیں - پھر بھی ان کی مقبولیت کا یہ حال
ہے کہ تمام یوروپ - تمام امریکہ - تمام مسلمان تمام
عرب یہود مجوسی ان کی عظمت کے قایل ہیں - کوئی
بڑا ہی بدبخت ہو جو منکر ہو -
بعض اولیاء و انبیاء کو عجیب مقبولیت ہے - یہ
بھی خدا کی ایک شان ہے -
سید عبد القادر جیلانی رح کو برا کہنے والے بہت
کم ہیں - ہاں رافضی ہوں تو ہوں -
فرمایا: - سچ بولنا بڑا وصف ہے - یہ بڑا ہی کٹھن
رستہ ہے - آٹھ پہر میں اس کی طرف ہی غور کرو
کہ تم نے کہاں تک سچ بولا ہے - میں ایمان رکھتا ہوں
کہ جس نے زبان پر قابو پایا اس نے بہت سے
عیوب پر قابو پالیا -
فرمایا: - نبی کے معنے خدا سے خبر پاکر اطلاع دینے والا

اور بہت ہی بڑائی والا -
فرمایا: - جسقدر لوگ اپنے آرام کی فکر کرتے ہیں - اگر
کچھ دیر اس بات میں بھی لگائیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے
فرمایا: - حضرت ابراہیم کے اب نے دو باتیں
فرمائیں (۱) لارجمنک (۲) واھجرنی ملیا میں تجھے سخت
سست کہوں گا - اور مجھ سے الگ ہو جا - چونکہ آپ نے
خدا کے لئے ایسا کیا - اس لئے اللہ نے اس کے عوض
میں وھبنا لہ اسحٰق و یعقوب فرمایا - یعنے حضرت
اسحٰق و حضرت یعقوب ایسے برگزیدہ بیٹے - اور سخت
زبانی کے مقابل پر جعلنا لھم لسان صدق علیا
فرمایا - یعنے انکا ذکر جمیل دنیا میں کر دیا -
فرمایا: - مومن میں یہ تین وصف تو ضرور ہوں -
امر بالمعروف ہو نہی عن المنکر - راستباز ہو -
فرمایا دائیں ہاتھ سے نیک کام کرنے کا حکم ہے اس
کے تین نام ہیں - سیدھا ہاتھ - راست - یمین - اسکا
مطلب یہ ہے - کہ راستی سے لو اور راستی سے دو -
سیدھے طور پر کام کرو - سیدھے طریق پر لو - یمن و
برکت کے طریق پر لو - اور یمن و برکت کے طریق سے دو -
فرمایا: - انسان کے لئے تنہائی کبھی یمن و برکت کا موجب
نہیں ہوتی -
فرمایا خَلْف برُے معنوں میں آتا ہے - اور خَلَف
کا اطلاق اچھے پر ہوتا ہے -
فرمایا حضرت جبرائیل سے ایک دفعہ حضرت نبی کریم
(صلے اللہ علیہ وسلم) نے پوچھا تم ہر روز کیوں نہیں آتے -
تو انہوں نے حسب حال یہ آیت پڑھ دی - ما
نتنزل الا من امر ربک - اب بعض مفسرین نے اس کو
یہ سمجھکر کہ یہ خاص جبرائیل کے لئے ہی ہے - مشکلات
میں پڑے ہیں - یہ طریق تفسیر ٹھیک نہیں - اس رکوع
میں تو جنتیوں کا ذکر ہے - وہی کہتے ہیں کہ ہم جنت
میں اللہ کے حکم سے ہی پہنچے ہیں -

۷ - اگست سنہ ۱۹۱۱ء

فرمایا: - جب انسان کو صحت ہو - اس کے پاس مال ہو - جتھا ہو - حسن ہو - کامیابی
ہو - تو وہ خدا اور آخرت سے بے پرواہ ہو جاتا ہے -
فرمایا: - تمام تعلیمات حقہ کا مجموعہ قرآن مجید ہے اور
ان تمام کی دلایل بھی اس میں موجود ہیں -
فرمایا: - صحابہ رض تابعین - تبع تابعین نے جو مراتب
پائے وہ سب قرآن مجید کے اتباع سے پائے -